

## طہارت و نظافت اسلام اور جدید تحقیقات

ڈاکٹر شیر علی \*

محمد الیاس عزیز \*\*

"Islam has described the following principles the maintenance of health: Islam stresses on neat and clean environment whether it is for individual or the society for the maintenance of health. Islam puts utmost emphasis on cleanliness, no matter it is personal hygiene, domestic, spiritual or psychological. We should act over these principles which have been laid in Holy Quran and Sunnah for a welfare and healthy society. In the following article, cleanliness, Islam is discussed with modern medical science."

اسلام نے جسم کی طہارت و نظافت کو انسان کی فطرت میں شامل کیا ہے جو شخص اس کا اہتمام نہیں کرتا وہ فطرت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس سلسلے میں فطرت کے تقاضوں کی جس طرح تعین کی گئی ہے اور اُن کی تکمیل پر زور دیا گیا ہے اس کی مثال جدید و قدیم تہذیبوں میں کہیں نہیں ملتی۔ نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخصوص حصوں کی طہارت و نظافت کو انسان کی فطرت قرار دیا ہے اس سے انسان بعض جلدی اور غیر جلدی امراض سے محفوظ رہتا ہے اور جسمانی حُسن میں نکھار بھی پیدا ہوتا ہے۔

قرآن و حدیث میں طہارت و نظافت کے بکثرت فضائل بیان ہوئے ہیں حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ“ (۱) (طہارت (پاکیزگی) ایمان کا جز یا نصف ایمان ہے۔)

رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طہارت اور پاکیزگی ایک جامع نظام واضح کرتے ہوئے فرمایا:

”الْفِطْرَةَ حُمُسٌ. أَوْ حُمُسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ، وَالْأَسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَفَقْصُ الشَّارِبِ“ (۲)

(پانچ چیزیں فطرتی خصال میں سے ہیں: (۱) ختنہ کرنا، (۲) زیرِ ناف بالوں کو مونڈنا،

(۳) ناخن کاٹنا، (۴) بغل کے بالوں کو دوڑ کرنا، (۵) مونچھوں کے بال کاٹنا“

ایک اور حدیث مبارکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

\* اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

\*\* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

”عشر من الفطرة: قص الشارب واعفا اللحية، والسواك، واستنشاق الماء وقص الأظفار، وغسل البراجم، ونتف الأبط وحلق العانة وانتقاص الماء قال الراوى ونسيت العاشرة إلا ان تكون المضمضة“، (۳)

دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: (۱) مونچھیں کٹوانا، (۲) داڑھی بڑھانا، (۳) مسواک کرنا، (۴) ناک میں پانی ڈالنا، (۵) ناخن ترشوانا، (۶) جوڑوں کا دھونا، (۷) بغل کے بالوں کو اتارنا، (۸) زیر ناف بالوں کو موٹڈنا، (۹) استنجا کرنا اور راوی کا بیان ہے کہ میں دسویں چیز بھول گیا جب کہ میرے خیال میں گھی کرنا ہے۔

### ۱۔ ختنہ اور اسلام (Circumcision and Islam)

اسلام اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ اور ابدی و دائمی دین ہے جس کے سارے احکام و مسائل، حکمت و مصلحت پر مبنی ہیں جس کی شہادت غیروں نے بھی دی ہے۔ اسلام کی ان پاکیزہ تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم ختنہ ہے جو کہ فطرتِ اسلام میں سے ایک پائیدار فطرت اور سنت ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہے۔

اسلام نے حصولِ طہارت اور مختلف متعدی امراض سے بچاؤ کے لیے مسلمانوں کے لیے ختنہ کرانے کا حکم دیا ہے یہ عمل بنی نوع انسان کے لیے ایک فائدہ مند عمل ہے کہ ایک مختون مرد نہ صرف خود انتہائی خطرناک امراض سے محفوظ رہتا ہے بلکہ جنس مخالف کو بھی بچاتا ہے۔

### ختنہ اور میڈیکل سائنس :-

جدید تحقیقات کے مطابق ختنہ کرنے سے جسم گندگی، نجاست، بدبو، جراثیم اور طفیلیوں کی پرورش کے ایک گڑھ سے پاک ہو جاتا ہے اور ایک مختون مرد اور اس کی بیوی جن خطرناک امراض سے محفوظ رہتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

### ۱۔ ضیق الغلفہ (Phimosis)

اس مرض میں کلفہ رگھونگھٹ بہت چھوٹا ہوتا ہے اور ذکر کے سر سے پیچھے نہیں ہٹتا، ایسا پیدائشی بھی ہوتا ہے اور بعد میں کسی اور وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً سوزش، زخم، چوٹ اور سوجن وغیرہ کے نتیجے میں، اس سے کلفہ کا سوراخ تنگ ہو جاتا ہے جس سے پیشاب کرنے میں دقت ہوتی ہے۔ ضیق الغلفہ میں صحیح طور سے صفائی نہیں ہو پاتی جس کے باعث تعدیہ (Infection) کا اکثر امکان رہتا ہے جو خطرناک امراض کا پیش خیمہ

ہے بعض اوقات اعضاء تناسل کا سرطان (Cancer of Genitalia) جو مرد کے علاوہ اس کی بیوی کو بھی لاحق ہو سکتا ہے لیکن مخنوں آدمی کو اس صورت حال کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

## ۲۔ پیرافانی موسس (Paraphimosis)

تنگ یا چھوٹا کلغہ رگھو نگھٹ جب ذکر کے سر (Glans Penis) سے پیچھے ہٹ جاتا ہے تو دوبارہ ذکر کے سر پر نہیں آتا بلکہ تنگ ہونے کے باعث آلہ تناسل کو جکڑ دیتا ہے۔ اس سے کثیف خون کی دل کی طرف واپسی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے، جو ذکر کے سر کو متورم کر دیتی ہے اور شدید تکلیف کا باعث بنتا ہے ایسے مریض کے لیے ختنہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ مخنوں انسان ایسی کسی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتا

## ۳۔ ذکر کے سر کا اورم (Balanitis)

یہ مرض کلغہ کی تھیلی میں تعدیہ (Infection) کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ کلغہ کی تھیلی کی مناسب صفائی نہ ہونے کے باعث کلغہ کے اندر کثیف مادہ (Smegma) جمع ہو جاتا ہے جن سے مختلف خورد بینی جراثیم (Micro Organism) پیدا ہوتے ہیں اور شدید انفیکشن کا باعث بنتے ہیں۔ اس مرض کی ابتدائی صورت میں جدید میڈیکل سائنس نے پاکیزگی کو علاج قرار دیا ہے اور انتہائی صورت میں ختنہ کو بطور علاج تجویز کیا گیا ہے جس کا ذکر میڈیکل کی کتاب Rose & Carless میں اس طرح ہے:

"In simple cases, all that is required is to cleanse the parts thoroughly by washing beneath the foreskin, and then to apply lead lotion on lint between the glans and the prepuce; but when there is much discharge, and the foreskin is long and swollen, or if perforation is threatening, the prepuce must be slit up, and after the parts have been restored to a healthy state the redundant tissues should be cut away by a modified circumcision."(4)

## ۴۔ ختنہ، ایڈز (HIV) اور دیگر جنسی بیماریاں:-

غیر مخنوں لوگوں میں ایڈز اور دیگر جنسی امراض پھیلنے کا خطرہ اس لیے زیادہ ہوتا ہے کہ زائد کھال کے اندرونی جانب لنگر ہین سلیمز (Langerhans Cells) اور قوت مناعت کے سینٹی نیلی سلیمز (Sentinel Cells of Immune System) کی بہت زیادہ تعداد پائی جاتی ہے جو بہت ہی آسانی سے ایڈز کے

وائرس کا شکار ہو جاتی ہے، جس سے ایڈز پیدا ہو جاتا ہے، دوسرا یہ کہ جنسی فعل کے دوران یہ کھال خراش (Infection) اور چھوٹے موٹے زخموں میں بھی مبتلا ہو جاتی ہے جو کہ اس بیماری کے پھیلاؤ میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ (۵)

ختنہ جو کہ نہ صرف سنت بلکہ واجب کی حدود میں داخل ہے تازہ میڈیکل رپورٹ کے مطابق یہ عمل ایڈز، HIV، رحم کے سرطان اور دیگر جنسی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے مفید ثابت ہوا ہے اور بلاشبہ ختنہ عمر بھر کے لیے جنسی اعضاء کی طہارت کا کام آسان کر دیتا ہے۔

ب۔ غیر ضروری بال صاف کرنا اور ناخن تراشنا:-

(Removing Unnecessary Body Hair & Nails Clipping)

مخلوق خدا میں انسان ہی ایک ایسی ہستی ہے جسے اپنے جسم کی صحت و ثبات کے لیے اپنی خدا داد عقل سے بیرونی ذرائع کام میں لانے پڑتے ہیں۔ کسی جانور کے بال، پر، ناخن، کھال، کھریا پنچے ضرورت اور ماحول کے مطابق قدرتی طریقے پر خود بخود جھڑتے یا اترتے ہیں، اور پھر ان کی جگہ نئے نکل آتے ہیں لیکن انسان کو مصنوعی طریقوں سے بڑھے ہوئے بال اور ناخن تراشنا پڑتے ہیں اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کے بال و ناخن اس قدر بڑھ جائیں کہ انسانی شکل اور غیر ذی عقل حیوان میں فرق باقی نہ رہے۔ انسان کی تخلیق ایسی ہے کہ اس کے جسم سے نکلی ہوئی غلاظت دوبارہ جسم کے اندر داخل ہو جائے یا جسم سے لگی ہی رہے تو وہ بہت مضر صحت اور سی اثرات چھوڑتی ہے مگر دوسرے حیوانات کو یہ صورت بہت کم پیش آتی ہے۔

غیر ضروری بال و ناخن اور حکمت اسلام:-

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن فطرتی خصائل (۶) کا ذکر کیا ہے ان میں اضافی بالوں کی صفائی بھی شامل ہے۔ زیر ناف، بغل کے بالوں کا موٹڈنا اور مونچھوں کے تراشنے کی تاکید ہی ہدایت، حکمت و افادیت سے خالی نہیں۔ انسان کی ٹانگیں اور بازو سب سے زیادہ حرکت کرنے والے اعضاء ہیں، اور اس حرکت کا سارا دباؤ اُس مقام پر پڑتا ہے جہاں ٹانگیں اور بازو بدن سے جڑتے ہیں۔ ان ہی جوڑوں پر بلوغت میں بال پیدا ہونا شروع ہوتے ہیں اور یہ مقام قدرتی طور پر اعضاء سے اور مصنوعی طور پر لباس سے ہر وقت ڈھکے رہتے ہیں۔ حرکت اور ڈھکے رہنے کے باعث وہاں پسینہ زیادہ آتا ہے۔ خاص کر موسم گرما میں یا بھاگ دوڑ (کام کاج) کرنے سے۔ اس طرح ان مقامات اور وہاں کے بالوں پر غلیظ مواد کی تہہ جمتی چلی جاتی ہے۔

ان بالوں کو اگر صاف نہ کیا جائے تو وہاں پھوڑے پھنسیاں، خارش اور دوسری جلدی امراض کے پیدا

ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسلام موچھوں کو مختصر کرنے کے احکام بھی دیتا ہے کیونکہ موچھیں گھنی اور لمبی ہوں گی تو ان موچھوں میں اٹکے ہوئے جراثیم کھانے پینے کی اشیاء کے ساتھ معدہ میں چلے جائیں گے جو مختلف متعدی بیماریاں پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔

جدید تحقیق کے مطابق اگر غیر ضروری بالوں کی صفائی نہ کی جائے تو پسینہ اور میل بالوں کے ساتھ جم جاتی ہے اور مختلف قسم کے جراثیم خصوصاً بیکٹیریا کی افزائش ہوتی ہے، جس سے خارش اور جلدی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ایم ڈی فاطمہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"The hair that grows under your arms and around your private parts can also be a source of bad odours, because hair, combine with darkness and moisture, provides and ideal envioroment for bacteria to grow. When this hair is removed, the body odour is reduced and there is less chance of cataching trouble some irritants, such as jock itck or body lice. It is also easier to keep the area clean."(7)

### ج۔ ناخنوں کی صفائی (Hygiene of Nails)

اسلامی تعلیم کے مطابق جمعہ اور عیدین پر حجامت میں ہاتھ پاؤں کے ناخنوں کا تراشنا بھی شامل ہے۔ ناخنوں کی میل پکیل اور ان کے مضر اثرات سے بچنے کے لیے ان کا عام دستور کے مطابق گول کاٹنا ہی مفید اور بہترین طریق ہے۔

شیرخوار بچہ ہر وقت ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہے اگر اُس کے ناخن بڑھے ہوں تو بعض دفعہ اُس کا چہرہ وغیرہ زخمی ہو جاتا ہے، انسانی جسم میں ناخنوں سے بڑھ کر شاید ہی کوئی اور حصہ بدن کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو سکتا ہو، اسی طرح مستورات ہوں یا مرد حضرات دونوں میں ناخنوں کا بڑھانا شخصی حفظانِ صحت کے اصولوں کے عین منافی ہے۔ کیونکہ گھر کے کام کا ج خصوصاً آٹا گوندھتے وقت بڑھے ہوئے ناخنوں میں چھپی ہوئی غلاظت آٹے میں شامل ہو جاتی ہے اور مردوں میں سارے دن کی مصروفیات اور خصوصاً دکاندار حضرات جب جسم پر کھلی کرتے ہیں تو ناخنوں کے اندر مخفی جراثیم خون میں منتقل ہو جاتے ہیں اور مختلف امراض پیدا ہونے کا موجب بنتے ہیں جن میں مرض ہیضہ عام ہوتا ہے۔

کھانے پینے کی اشیاء تیار کرنے والے تمام دکانداروں اور کاریگروں کو چاہیے کہ وہ اپنے ناخن کبھی نہ

بڑھنے دیں انہیں باقاعدگی سے تراشیں تاکہ وہ انفرادی اور اجتماعی حفظانِ صحت میں معاون ثابت ہوں۔ ایسے لوگ جو کھانے پینے کے سلسلہ میں اپنے خدمت گاروں پر انحصار کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے خدمت گاروں کے ناخن باقاعدگی کے ساتھ صاف کرواتے رہیں تاکہ معدے کی مختلف امراض سے بچا جاسکے۔

**ناخن تراشنا اور جدید میڈیکل سائنس:-**

جدید تحقیق کے مطابق ناخن، مختلف جراثیم کی پناہ گاہ ہے۔ اگر ان کو بروقت اور اچھے طریقے سے نہ تراشا جائے تو مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر محمد الیاس اپنی کتاب Community Medicine & Public Health میں اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

"As the nail grows outward it should be filed in order to keep it such that it does not interfere with the usefulness of the fingers barbour bacteria, protozoal cysts or parasitic ova. The cuticle that is not cared for attaches itself to the nail and tears as the nails growout, forming hangnails, if theses develop they should be carfully cut rather than pulled, since infection may easily occur if the delicate tissues are injured. Nailbiting is unhealthy."(8)

بلاشبہ اسلامی تعلیم کے مطابق غیر ضروری بالوں اور ناخنوں کو بروقت کاٹنا تراشا جائے تو انسان مختلف جراثیم (بیکٹیریا، وائرس، پراسائٹس) سے پیدا ہونے والی کئی ایک متعدی امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔  
**ح۔ طبعی حوائج (استنجاء):-**

قضائے حاجت ایسی ضروریات میں سے ہے جس سے کوئی انسان مستثنیٰ نہیں۔ صحت مند ہو یا بیمار بادشاہ ہو یا فقیر، ولی ہو یا فاسق، مسلم ہو یا کافر، یہ ضرورت ہر ایک کے ساتھ وابستہ ہے۔

گو ہر مذہب و ملت میں عام صفائی کی نسبت ہدایات پائی جاتی ہیں لیکن اسلام نے ان امور (بول و براز کی احتیاط) میں اتنی تفصیلی واضح ہدایات دی ہیں اور ایسے اصول و قواعد تجویز کیے ہیں کہ ان کی کہیں نظیر نہیں ملتی اور اسلام نے چھوٹے چھوٹے مسائل پر اتنی طویل اور سیرکن بحث کی ہے کہ اگر بخیر عمیق مطالعہ کیا جائے تو ان کی حکمت، فلسفہ اور افادیت و اہمیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اسلام علاج سے زیادہ حفظانِ صحت اور احتیاطی تدابیر پر زور دیتا ہے۔ اسلام کی جملہ تعلیمات کا آغاز طہارت و نظافت سے ہوتا ہے اور حفظانِ صحت کے

اصولوں کا پہلا قدم اور پہلا اصول بھی طہارت ہے۔ اسلامی تعلیمات میں باب طہارت میں اُن مقامات کی صفائی ضروری ہے جہاں سے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ یہ طہارت کا پہلا اصول ہے۔ ڈاکٹر غلام حسن نے استنجاء کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

"We should clean ourselves throughly after using the toilet this is called istingin." (9)

اس اصول طہارت کے متعلق اسلام میں تیس سے زائد آداب ہیں کیونکہ اتباع شریعت اور عمل کے لحاظ سے کوئی بھی چیز معمولی نہیں، بلکہ طہارت کے بغیر پاکیزگی کا کوئی تصور مکمل نہیں ہوتا۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب حضرت سلمان فارسیؓ کو کفار کی ایک جماعت نے بڑی حقارت اور استہزاء کے ساتھ کہا:

"قد علمکم نبیکم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل شیء حتی الخراة" (۱۰)

(تمہارے نبیؐ نے تمہیں سب کچھ سکھایا، یہاں تک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھایا۔)

تو حضرت سلمان فارسیؓ نے بڑی حکمت سے انہیں اسلام کی اس خوبی سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

"أجل قد نھانا ان نستقبل القبلة بغائط أو ببول وأن نستنجی بالیمین أو أن یستنجی احدنا بأقل من ثلاثة أحجار أو أن یستنجی برجیع أو بعظم" (۱۱)

(کیوں نہیں! بے شک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں، یا تین ڈھیلوں سے کم استنجاء کریں یا گوبر یا ہڈی سے استنجاء کریں۔)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی اُمت کو سکھائی اور ہر بات کی اس طرح وضاحت فرمائی کہ کوئی تشکی باقی نہ رہے۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

"رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَعَلَامٌ إِذَا وَءٌ مِنْ مَاءٍ وَعَنْزَةٌ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ" (۱۲)

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضاء حاجات کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا استنجاء کے

لیے پانی کا لوٹا لے کر آپ کے ساتھ جاتا۔)

طبعی حوائج اور جدید میڈیکل سائنس:-

آج عالم مغرب میں پانی سے طہارت کے اس فطری طریقہ کو چھوڑ کر کاغذ (ٹشو پیپر) وغیرہ کے استعمال کو رواج مل چکا ہے اور دیکھے دکھائے ہمارے ہاں بھی یہ طریقہ پروان چڑھ رہا ہے۔ حالانکہ اس سے کئی

خرابیاں اور طرح طرح کی امراض بھی در آتی ہیں۔ عافیت درحقیقت اسلام ہی کے بیان کردہ اصولوں میں ہے۔ طب جدید کے مطابق جو لوگ رفع حاجت کے بعد طہارت کے لیے پانی استعمال نہیں کرتے یا کوتاہی سے کام لیتے ہیں انھیں درج ذیل بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں:

۱۔ سوزش مقعد (Infection of the Rectum (Proctitis): اس بیماری میں مقام مقعد اور ارد گرد خارش اور سوزش ہو جاتی ہے۔

۲۔ بال دار پھوڑا: Pilonidal Sinus

یہ پھوڑا (Abscess) پاخانے کی جگہ کے قریب ہو جاتا ہے اور اس کا علاج صرف آپریشن ہی ہے۔

۳۔ پیشاب کے راستوں کا متعفن ہونا: Pyelonephritis

اس مرض میں جراثیم پاخانے کے راستے سے داخل ہو کر پیپ پیدا کر دیتے ہیں۔ خصوصاً عورتوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے جس سے پیشاب کے راستوں اور گردوں میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ گردے اور مثانے کی مہلک امراض (K. U. B. Diseases) کا باعث بنتی ہے۔

۴۔ پیٹ کے کیڑے (Oxyuris Vermicularis)

اس مرض میں پیٹ کے اندر اور خصوصی طور پر بڑی آنت (Large Intestine) میں مختلف قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جس سے خارش مقعد (Irritation of the rectum) پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی طہارت کے نہ کرنے کے باعث اور فاسد غذاؤں کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ ان کے علاوہ مختلف امراض مثلاً: Pelvis Rectal, Ischio Abscess,

Prusitus Ani, Anal Abscess, Pilles or Haemorrhoids,

پیدا ہو سکتی ہیں۔“ (۱۳)

د۔ وضو (Al-Wudu)

وضو کا لفظ عربی کے مصدر روضاء سے ماخوذ ہے جس کے معنی صفائی، ضیاء کے ہیں۔ (۱۴)

اصطلاح میں حدث اصغر سے پاک ہونے یعنی منہ، ہاتھ، پاؤں دھونے اور سر کے مسح کرنے کا نام

”وضو“ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ



وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ“ (۱۵)

(مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ اور گھنٹیوں تک ہاتھ دھولیا کرو، اور سر کا مسح کر لیا کرو، اور

ٹخنوں تک پاؤں (دھولیا کرو)۔)

حدیث رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

”لا تقبل صلوٰۃ من أحدث حتی يتوضأ“ (۱۶)

(حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی

نماز اُس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وضو نہ کر لے۔)

وضو ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے دن میں کم از کم پانچ بار بدن کی صفائی کی جاتی ہے۔ یہ امر جہاں

جسم کو امراض سے محفوظ رکھنے میں معاون ہوتا ہے وہاں اس کے طبی معجزات میں عظمتِ اسلام بھی آشکار ہوتی

ہے۔ عربی سکا لریطیب محمد سعید السیوطی نے وضو کے بارے میں لکھا ہے کہ وضو ایک ایسی طہارت و نظافت ہے

جو ہر نماز سے قبل ضروری ہے:

”ان كلمة وضوء مشتقة من الوضوء، أى الحسن والنظافة وهو عبارة عن قيام الشخص الذى يريد

الدخول فى الصلاة بغسل الفم والأنف بالمضمضة والاستنشاق المزيلين للنسومات“ (۱۷)

وضو حفظانِ صحت کے زریں اصولوں میں سے ہے۔ یہ روزمرہ کی زندگی میں جراثیم کے خلاف ایک بہت

بڑی ڈھال ہے۔ بہت سی امراض صرف جراثیم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ جراثیم ہمیں چاروں طرف سے

گھیرے ہوئے ہیں۔ ہوا، زمین اور ہمارے استعمال کی ہر چیز پر یہ جراثیم مسلط ہیں۔ جو جلد پر ہوجانے والے

زخم، کھلے اعضاء بدن (ہاتھ، منہ، ناک، کان، آنکھیں اور پاؤں) کے ذریعہ جسم میں داخل ہوجاتے ہیں جس

سے طرح طرح کی امراض کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسلام نے وضو کے ذریعے نہ صرف اُن سوراخوں کو بلکہ اپنے جسم

کے ہر حصے کو جو عام طور پر کپڑوں میں ڈھکا ہوا نہیں ہوتا، دن میں پانچ بار دھونے کا حکم دیا ہے۔ انسانی جسم میں

ناک اور منہ ایسے اعضاء ہیں جن کے ذریعہ جراثیم سانس اور کھانے کے ساتھ آسانی سے انسانی جسم میں داخل

ہو سکتے ہیں۔ لہذا گلے کی صفائی کے لیے غرغرے کرنے کا حکم، ناک کو اندر نرم ہڈی تک تر کرنے کا حکم (ناک کو

اچھی طرح صاف کرنا) اُس کے بعد چہرے کو تین بار دھونے کی تلقین فرمائی تاکہ ٹھنڈا پانی مسلسل آنکھوں پر

پڑتا رہے اور آنکھیں جملہ امراض سے محفوظ رہیں۔ اسی طرح بازو اور پاؤں کے دھونے میں بھی کئی طبی فوائد

پنہاں ہیں۔ وضو بے شمار امراض کا از خود علاج کر دیتا ہے کہ جن کے پیدا ہونے کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔

جدید طبی تحقیقات سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ وضو حفظ ما تقدم کے ساتھ ساتھ نظام دوران خون پر اچھے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شدید امراض مثلاً فشار الدم قوی (Blood Pressure) ذیابیطس، گلے اور ناک کی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل طور پر وضو کرنے کی ترغیب اور ہر عضو کو اس کے دھونے کا حق ادا کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

”لا يقبل الله صلوة بغير طهور“ (۱۸)

(اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتا۔)

### ۱۔ ہاتھ دھونا (Washing the Hands)

وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اور اس کے بعد کلی کرنا ہوتی ہے۔ اگر ہاتھ صاف نہ ہوں اور ان کو جراثیم سے پاک نہ کیا جائے تو جراثیم منہ کے راستے جسم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ موجودہ مصروف دور میں انسان ہمہ وقت کام کاج میں لگا رہتا ہے۔ بعض اوقات یہی ہاتھ مختلف قسم کی ادویات، سائٹس، زہر، کیمیکلز کو لگتے ہیں جو صاف نہ کیے جائیں تو نقصان کا باعث ہو سکتے ہیں۔ وضو سے یہ اندیشہ بھی دور ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہاتھوں کے دھوتے وقت رگڑ سے پیدا ہونے والی شعاعیں (Rays) ہمارے جسم میں نظام دوران خون اور نظام اعصاب میں برقی رو پیدا کرتی ہیں، جس سے ہاتھ خوبصورت اور مضبوط ہوتے ہیں۔ آج جدید میڈیکل سائنس نے ہاتھوں کی صفائی (Care of the Hands) کو حفظِ صحت اور جراثیم کے بچاؤ کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔

### ۲۔ کلی کرنا (Washing the Mouth)

کلی اصل میں منہ کی صفائی و پاکیزگی کے ساتھ ساتھ پانی کے رنگ و بو اور ذائقہ کی پہچان کے لیے ہے کہ یہ صحت کے لیے نقصان دہ تو نہیں ہے اور کھانا کھانے سے باقی ماندہ ذرات جو دانتوں میں اٹک جاتے ہیں اور رات بھر کی جمع شدہ کثافتیں متعفن ہونے کے بعد معدہ میں پہنچ کر مختلف امراض کا باعث بنتی ہیں۔ یہی فاسدرطوبات دانتوں کی امراض، مسوڑھوں اور گلے کے ورم کا سبب بنتی ہیں۔ کلی اور مسواک سے انسان مندرجہ بالا امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ عربی کالمحمد سعید السیوطی کلی کو مختلف امراض سے بچاؤ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”ان لغسل جوف الفم بالمضمضة، خاصة بعد الانتباه من النوم الليلي أو النهاري، فائدة طرح الجراثيم

الضارۃ التي قد تنمو اثناء النوم و تفرز سموماً مؤذية ينشأ عنها عسر الهضم و التسمم الذاتي . وان المضمضة في الوضوء للصوات الخمس المفروضة تؤمن هذه المنافع كلها على الوجه الأتم و تحفظ الفم و البلعوم من الالتهابات و من تقيح لثة الأسنان و تقى الأسنان من التنخر بازالة الفضلات الطعامية التي تظل بينها“ (۱۹)

### ۳۔ ناک میں پانی ڈالنا (Washing the Nose and Expelling the Water)

وضو میں کلی کے بعد ناک صاف کرنے کی باری آتی ہے۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈال کر اُسے اندر تک گیلا کرنے اور چھوٹی انگلی کی مدد سے اُسے صاف کرنے کا حکم ہے۔ اس طرح ناک میں چپکے ہوئے لیس دار مادے، گرد و غبار اور جراثیم سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اس سے سونگھنے کی حس کو بے حد تقویت حاصل ہوتی ہے۔ طبیب محمد سعید سیوطی لکھتے ہیں کہ ناک سانس لینے کا اہم ذریعہ ہے اور صاف، تروتازہ ہونا ناک کے ذریعہ ہی پھیپھڑوں تک پہنچتی ہے اور خون صاف ہونے میں مدد دیتی ہے۔

”فالاستنشاق لأنف بمشابة المضمضة للفم، ويسهل دخول وخروج الهواء للرئتين في الشهيق والزفير، كما أن الأشعار والمادة المخاطية في الأنف تحتوي على جراثيم كثيرة بسبب توقيف الشعر لها الذي يعد الحارس الأمين لأنف والذي يجب عدم قصه فالاستنشاق بادخال الماء لأنف ثم قذفه منه يخرج المادة المخاطية الحاوية لكثير من الجراثيم وينظف شعر الأنف منها ويخفف العبء عن هذا الحارس للجهاز التنفسي وذلك بغسل الأنف خمس مرات يومياً لدى الصلوات المفروضة“ (۲۰)

MMRF (۲۱) کے مطابق جو شخص دوران وضو ناک میں پانی ڈالتا ہے اور اُسے اچھی طرح صاف کرتا

ہے وہ ناک، گلے اور پھیپھڑوں کے بالائی حصوں کی امراض سے محفوظ رہتا ہے:

"Nasal irrigation as recommended during Wudu can be an effective measure to reduce the incidence of upper respiratory tract infections." (22)

### ۴۔ چہرہ دھونا (Washing the Face)

دوران وضو چہرے کا دھونا لازمی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فاغسلوا وجوهكم“ (۲۳) (پس اپنے چہرے کو دھولیں۔)

چہرے پر حساس اور نمایاں ترین چیز آنکھیں ہیں، اس مرحلہ میں جہاں موچھیں، رُخسار اور داڑھی کو دھویا جاتا ہے وہاں تازہ پانی سے آنکھوں کو بھی اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے آنکھوں کی بینائی، چمک اور خوبصورتی کے ساتھ ساتھ امراض چشم سے بھی محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

موجودہ دور میں ہر طرف کی فضا آلودہ اور کیمیکلز کے شامل ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان دہ ہے اور یہ کیمیکلز جو دھوئیں، گرد و غبار کی شکل میں جم جاتے ہیں ان سے بچاؤ کا واحد اور آسان علاج صرف اور صرف وضو ہی ہے۔ اسی طرح محکمہ ماحولیات کے ماہرین (۲۴) اس بات پر متفق ہیں کہ الرجی سے بچنے کے لیے چہرے کو بار بار دھویا جائے اور ایسا صرف وضو کے ذریعے ممکن ہے۔

#### ۵۔ بازوؤں کا گہنیوں تک دھونا (Washing the Arms including the Elbows)

منہ دھونے کے دوران کثافتوں سے آلودہ پانی گہنیوں تک بہہ جاتا ہے۔ اسی لیے اسلام بازوؤں کو گہنیوں تک دھونے کا حکم دیتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق اس عمل سے دل، دماغ اور جگر (اعضاء ربیہ) کو تقویت ملتی ہے اور نظام دوران خون اعتدال کے ساتھ اپنا کام انجام دیتا ہے۔ اس عمل سے ہاتھوں کے عضلات طاقتور، مضبوط اور مختلف جراثیم سے صاف ہو جاتے ہیں

#### ۶۔ مسح کرنا:-

مسح دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر اور پھر گیلے ہاتھ ننگے سر پر پیشانی سے لے کر نصف حصہ یعنی چوٹی تک سارے بالوں پر پھیر لیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر انھیں صاف کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دونوں انگوٹھے کانوں کے باہر کی جانب اور دونوں ہاتھ اُلٹے کر کے گردن کی دونوں جانب پھیرے جاتے ہیں۔ یہ عمل بھی حکمت پر مبنی ہے اور طبی نقطہ نظر سے مفید ہے۔ اولاً یہ تھکے ماندے یا نیند سے بیدار ہونے والے انسان کے لیے نکان یا کسٹل دُور کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ مسح کرنے کی بدولت بالوں اور گردن کے پیچھے والے حصوں پر جو گرد و غبار اور جراثیم ہوتے ہیں ان سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

MMRF (۲۵) کے مطابق جو شخص دن میں دو چار بار سر اور گردن کو تر کرتا ہے تو وہ لو لگنے (Sunstroke) اور گردن توڑ بخار (Meningitis) سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے اور اُس کی اعصابی طاقت دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ (۲۶)

#### ۷۔ پاؤں دھونا (Washing the Feet)

آخری فرض کی ادائیگی میں نمازی اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے۔ پاؤں انسانی جسم کا وہ حصہ ہیں جو کہ زمین کے قریب ہوتے ہیں اور ہر وقت گرد و غبار اور جراثیم کی زد میں رہتے ہیں۔ اگر بند جوتوں اور جرابوں

کا کثرت سے استعمال کیا جائے تو پاؤں کی انگلیوں کی درمیانی جگہ زیادہ متاثر ہو جاتی ہے اور آخر خارش، سوزش اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مسنون عمل دوران وضو (پاؤں کو تین تین بار دھونا) پاؤں کی مختلف امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ وضو صحت و صفائی کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ یہ جراثیم کے خلاف ایک فیصل کا کام دیتا ہے۔ اس سے انسان میں کثرت اور جاذبیت پیدا ہوتی ہے۔ حفظ صحت کے لیے یہ سہل اور بلاخرچ عمل ہے۔

### س۔ غسل (Bath)

غسل کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا“ (۲۷)

(اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز کے پاس نہ جاؤ) جب تک غسل نہ کر لو۔)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: ”وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا“ (۲۸)

(اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو۔)

اسلام میں مختلف مواقع پر غسل کرنے کی ہدایات ملتی ہیں، بعض ایسی ہیں کہ ان کے پیش آنے پر غسل کرنا لازمی ہوتا ہے مثلاً جنابت یعنی احتلام یا اختلاط جنسی کے بعد، ایام ماہواری اور ایام زوجگی کے ختم ہونے پر۔ بعض ایسے مواقع ہیں جن پر غسل کرنے کی تاکید ہے، جمعہ، عیدین، کسی بیماری سے شفا پانے پر، اپنی مرضی سے صفائی و پاکیزگی کی خاطر یا گرمی کے باعث غسل کرنا پسندیدہ امر ہے۔

### غسل کی ترکیب:-

اسلام میں غسل کی ترتیب بھی حکمت سے خالی نہیں، بلا ترتیب یک دم بدن پر پانی ڈالنے سے (خاص کر جب آدمی تھکا ماندہ یا گرمی اور پسینہ سے تر ہو) جسم کا درجہ حرارت گر جاتا ہے۔ مگر پہلے ضرورت کے مطابق طہارت، آلائش و نجاست اگر ہو تو اس کی صفائی، وضو اور بعد میں سر پر پانی ڈال کر بالوں کا خلال کرنے کے بعد سارے جسم پر پانی بہانا حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہے۔ اس طریقہ غسل سے کمزوری دور ہو جاتی ہے اور طاقت عود کر آتی ہے۔ ڈاکٹر شرموف بیرون نے اپنے مقالہ ”حفظ الصحۃ“ میں غسل کو کئی امراض جیسے خفقان القلب، نبض کی بے اعتدالی، امراض دمویہ (بلڈ پریشر، اعصابی تناؤ، بے چینی، نیند کی کمی) اور سستی، نکان کا موثر علاج قرار دیا ہے:

”فی الغسل بالماء من فوائد صحیۃ، وقد ثبت طبياً فی عصرنا هذا أيضاً أن تأثير الماء البارد عظیم جداً علی

جميع أعضاء الجسم فيما اذا غسلت بها بعض نواحي الجسم وخاصة لازالة خفقان القلب وتعديل النبض المتسرع وتنظيم الدورة الدموية الأمر الذي يزيد في نشاط الجسم وفعاليتها“ (۲۹)

آج جدید تحقیق نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ جسم کو مختلف امراض کے جراثیم سے بچاؤ، غلاظت سے دُوری، بدن انسانی کی جلد کی حفاظت کے لیے غسل ایک نہایت مؤثر قدم ہے۔

غسل انسان کی جسمانی صحت درست رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ جس طرح پھیپھڑے، گردے وغیرہ فضلات رویہ کو خارج کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بیرونی جلد بھی بذریعہ مسامات فضلات کو خارج کرتی رہتی ہے۔ غسل کرنے سے صرف بدن ہی صرف نہیں ہوتا بلکہ مسامات بدن کھل کر خراب مادے اور خون کے کثیف بخارات خارج ہو جاتے ہیں۔ جس سے اعضاء کی اندرونی بناوٹ اور افعال صحیح و سلیم رہتے ہیں۔

### ص۔ مردہ جسم سے جراثیم کی منتقلی کا سدباب:-

جب ایک انسان مر جاتا ہے تو اس کا اُصول صحت و ثبات سے تعلق بھی منقطع ہو جاتا ہے۔ اب اسے صاف ستھرا رکھا جائے یا اُسے اعلیٰ سے اعلیٰ اُبلے کپڑے پہنائے جائیں یا گندہ رکھا جائے اس کے لیے حقیقت نہیں رکھتا۔ مرنے والے کی نعش سے متعلق جو بھی صحت و صفائی اور پاکیزگی کے طریق اختیار کیے جاتے ہیں وہ زندہ رہنے والوں کی صحت و ثبات کے واسطے ہی ہوتے ہیں۔

تمام مذاہب و ملل میں میت کی نسبت احکام و ہدایات پائے جاتے ہیں اور معاشرہ کا ایک اہم پہلو سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اسلام اور داعی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ہدایات اصول صحت و ثبات کے پیش نظر میت سے متعلق دی ہیں اُن میں چند ایک یہ ہیں کہ مرنے والے کا منہ اور آنکھیں بند کر کے اعضاء ہاتھ پاؤں سیدھے کر دینے چاہئیں۔ موت کے وارد ہوتے ہی جسم میں اکڑاؤ شروع ہو جاتا ہے۔ منہ، آنکھیں کھلی اور اعضاء ٹیڑھے ہو کر اکڑ جاتے ہیں جس سے میت کی شکل بھیا تک سی ہو جاتی ہے اور اُس کے دیکھنے والوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ میت بہت جلد خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اسلام میں یہ ہدایت ہے کہ اس کی جلد از جلد تجہیز و تکفین کر کے اُسے دفن کر دینا چاہیے۔ (۳۰) لہذا اصول صحت و ثبات کا یہ تقاضا ہے کہ میت کو جلد از جلد دفن کیا جائے۔ اسلامی اصول کے مطابق میت کو صاف ستھرا کیا جائے۔ اُسے اُسی طرح وضو اور غسل دیا جائے جس طرح زندہ کیا کرتا تھا۔ غسل کے پانی میں کافور (جو کہ جراثیم کش اور دافع لعن ہے) شامل کر لیا جائے۔ صاف ستھرے سفید کپڑے کا کفن پہنایا جائے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

”من غسیلہ الغسل و عن حملہ الوضوء“ (۳۱)

(جو مردہ کو نہلائے اُسے غسل کرنا چاہیے اور جو میت کو اٹھائے اُسے وضو کرنا چاہیے۔)

آج جدید طب نے ثابت کیا ہے کہ مرنے والوں کی ایک بڑی تعداد امراض متعدیہ (جو کہ مختلف خوردبینی اجسام (بیکٹیریا، وائرسز اور پیراسائٹس) سے لقمہ اجل بنتے ہیں اور اس کا قوی امکان ہوتا ہے کہ میت زیادہ دیر رکھنے سے جراثیم فضا میں شامل نہ ہو جائیں اور غسل دینے والے شخص تک منتقل ہو کر اس میں بھی مرض کا باعث نہ بنے۔ اس کو ایک "Health Risk" قرار دیا گیا ہے۔

خصوصاً ایسی اموات جو مختلف متعدی امراض، جیسے امراض جگر (ہپائٹائٹس بی اور سی) جنسی امراض خصوصاً (ایڈز) امراض الامعاء، ٹی بی اور ہیضہ وغیرہ سے ہوتی ہیں، صحت مند ماحول کو متاثر کر سکتی ہیں۔

ط۔ مسواک کرنا:-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی گھر آتے تو مسواک کر رہے ہوتے۔ یہاں تک کہ وصال کے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک کرنے کو پسند فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک کی اہمیت و افادیت کے بارے میں فرمایا:

”لولا ان اشق علی امتی لأمرتهم بالسواک مع کل وضوء“ (۳۲)

(مجھے اپنی امت پر مشقت و دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک استعمال کرنے

کا حکم دیتا۔)

مسواک، اسلام اور عصری سائنس

مسواک اور جراثیم:-

مسواک قاتل جراثیم (Antiseptic) ہے۔ یہ منہ سے تعفن کو دور کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے منہ کے اندر کے جراثیم مرکز ختم ہو جاتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق مسواک کرنے والا شخص منہ کی مختلف بیماریوں سے بچا رہتا ہے اور مسواک سے دماغی صلاحیتیں اُجاگر ہو جاتی ہیں اور قوتِ بصارت بھی بڑھ جاتی ہے۔ (۳۳)

مسواک اور دانتوں کی صحت:-

منہ ایک ایسا عضو ہے جس کے ایسے سوراخ اور مدخل ہیں جن کے ذریعہ گرد و غبار اور مضر ذرات جسم کے

اندر سرایت کر جاتے ہیں اور اس کے اندرونی جانب موجود دانتوں میں بھی کافی خلائیں ہوتی ہیں جن میں کھانے کے ذرات باقی رہ جاتے ہیں جو اگر صاف نہ کیے جائیں تو دانتوں اور معدہ کے مختلف امراض کا باعث بنتے ہیں۔ جسم کو بالعموم اور دانتوں کو بالخصوص امراض سے محفوظ رکھنے کے لیے اسلام ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ مختصر یہ کہ مسواک بصارت میں تقویت، مسوڑھوں کے ورم کو دور کرنے، منہ اور معدے کی فاسدرطوبات کو خارج کرنے، منہ میں خوشبو پیدا کرنے اور بدبو کو زائل کرنے کا باعث ہے، جس کی تصدیق عصری سائنس نے ان الفاظ میں کی ہے:

"The world health organization for oral hygiene has recognised the multiple benefits of Miswak (Prophet's Tooth Brush) The miswak or siwak is a teeth-cleaning twig taken from the salvadora persica tree known as arak in Arabic or peelu in Urdu. Studies have found the valuable medical properties of this tree include abrasives, antiseptics, astringent, detergents, enzyme inhibitors and fluoride." (34)

(عالمی ادارہ صحت (WHO) مسواک کا کرنا بے شمار فوائد کا حامل ہے۔ مختلف درختوں خصوصاً پیلو سے حاصل کی ہوئی مسواک اپنے اندر موثر طبی اثرات رکھتی ہے جس میں دانتوں کی صفائی، دافع جراثیم، دافع تعفن، مسوڑھوں کے ورم و خشکی اور مسواک، مختلف خامرے خصوصاً فلورائیڈ حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔) ڈینٹل سرجن ڈاکٹر محمد رضی (Dr. Mohammad Ramzi) کی تحقیق کے مطابق مسواک کرنے سے زہریلے مواد ختم ہو جاتے ہیں اور قدرتی افادیت کے حامل وٹامنز حاصل ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

"Miswak reduces stain from tobacco products, coffee and tea. In addition it contains natural nutrients like flourine, silicon, vitamin C and more and he recmended miswak should be used at least three times a day." (35)

(مسواک تمام تر تمباکو پروڈکٹ، کافی اور چائے کے زہریلے اثرات کو ختم کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قدرتی صحت مند اجزاء جیسے فلورین، سیلیکان، وٹامن سی اور دیگر حاصل ہوتے ہیں۔ مسواک روزانہ تین بار ضرور کرنا چاہیے۔)



### حوالہ جات و حواشی

- ۱- قشیری، مسلم بن حجاج، الصحیح، الریاض: الافکار الدولیہ، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم الحدیث ۵۳۴
- ۲- ایضاً، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرہ، رقم الحدیث ۵۹۷
- ۳- ایضاً، رقم الحدیث ۶۰۴
- 4- Cecil P.G., Rose & Carless, London: Baillere, Tindall and cox, Vol.II, P.1523
- 5- Available From: [www.nt/medicentre/news/circumcision and HIV](http://www.nt/medicentre/news/circumcision%20and%20HIV). [Accessed on: 05 June 2013]
- ۶- قشیری، مسلم بن حجاج، الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، رقم الحدیث ۵۹۷، ۵۹۸
- 7- Fatima M. Doyen, The Miracle of Life, Available From: [www.totalnet.lgm2/health.htm](http://www.totalnet.lgm2/health.htm), [Accessed on: 18 June 2013]
- 8- Illyas, M. Dr., 2005 Community Medicinc & Public Health, P.565,566
- 9- Hassan, G. Dr., 1998, Principle of Hygiene, Lahore: Medical Academy, P.81
- ۱۰- ترمذی، ابو یوسف محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، کتاب الطہارۃ، باب الاستنجاء بالحجارة، رقم الحدیث ۱۶
- ۱۱- ایضاً
- ۱۲- بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، الریاض، مکتبہ دار السلام، کتاب الوضوء، باب حمل الغزۃ رقم الحدیث ۱۵۲
- 13- Cecil P.G., C. B., Rosex Carless, Vol.II, P.1401, 1411
- ۱۴- قاسمی، وحید الزماں، مولانا، القاموس الحدید (عربی اردو)، لاہور: ادارہ اسلامیات، ۱۹۹۰ء، ص ۹۵۳
- ۱۵- المائدہ ۶:۵
- ۱۶- بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب لا تقبل صلوٰۃ بغير طہور، رقم الحدیث ۱۳۵
- ۱۷- سیوطی، سعید، محمد، طبیب، معجزات فی الطب، ص ۴۰-۴۱
- ۱۸- ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فرض الوضوء، رقم الحدیث ۵۹
- ۱۹- سیوطی، سعید، محمد، طبیب، معجزات فی الطب، ص ۴۲
- ۲۰- ایضاً، ص ۴۳
- 21- Muslim Medical Research forum.
- 22- Available From: [www.mmr.forum/gm](http://www.mmr.forum/gm), [Accessed on: 20 June 2013]
- ۲۳- المائدہ ۶:۵
- ۲۴- ریاض احمد رانا، ڈاکٹر، انٹرویو، بحکمہ ماحولیات، فیصل آباد: بتاریخ ۲۰۱۳-۲۰۰۳
- 25- Muslim Medical Research forum.
- 26- i.Available From: [www.mmr.forum/gm](http://www.mmr.forum/gm), [Accessed on: 20 June 2013]

ii. Hassan, G. Dr., Principle of Hygiene, P.201

۲۸۔ الماکنہ، ۵: ۶

۲۷۔ النساء، ۴: ۴۳

۲۹۔ سیوطی، سعید، محمد، معجزات فی الطب للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۴۶

۳۰۔ امجد علی، مولانا، بہار شریعت، باب موت آنے کا بیان، لاہور: شبیر برادرز، ۱۹۹۶ء، حصہ اول، ص ۳۲۲

۳۱۔ ترمذی، ابو یوسف محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، ابواب الجنائز، جلد اول، ص ۱۹۳

۳۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب القمی، باب ما یجوز من اللوع، رقم الحدیث ۷۲۴۰

33- Available From: [www.islam.health.com/wp](http://www.islam.health.com/wp), [Accessed on: 14 June 13]

34- Available From: [www.lastprophet.info.the prophets\\_tooth brush](http://www.lastprophet.info.the prophets_tooth brush) [Accessed on: 15 June 2013]

35- (i)-The Prophet;s Tooth Brush: Miswak\_ Dr. Mohammad Ramzi

(ii)-Available From: [www.wikipedia.org/wiki/miswak](http://www.wikipedia.org/wiki/miswak).(2003 a scientific study) [Accessed on:15 June 2013]

